بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے مہینہ اپریل کی ۲۲ تاریخ کو صوبہ بہار کے امیرِ شریعت اور پھلواری شریف کی خانقاہِ مجیبیہ کے سجادہ نشین مولانا الحاج السید شاہ محمد محی الدین صاحب نے صبح کے وقت تقریباً آٹھ بجے وفات پائی۔ مولانا علم و عمل، تقویٰ و طہارت اور اخلاق و عادات کے اعتبار سے علمائے سلف کا نمونہ تھے۔ آپ کا روحانی اور اخلاقی فیض واثر بہت وسیع تھا اور آپ کی ذات لاکھوں مسلمانوں کی عقیدت وارادت کا مرکز تھی۔ اب جبکہ وقت آرہا تھا کہ امارتِ شریعت کا ادارہ سیاسی محکومیت کی بندشوں سے آزاد ہوکر اپنے فرائض وواجبات صحیح طور پر انجام دے سکے۔ آپ ایسے بزرگ کا رحلت کرجانا مسلمانوں کے لئے جس قدر بھی افسوس اور رنج والم کا باعث ہو کم ہے بہرحال مشیتِ ایزدی میں کسی کو کیا مجالِ دم زدن ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں مقامِ جلیل عطا فرمائے اور بیش از بیش نعمتوں اور نوازشوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین ——

اسی شمارہ میں مولانا مرحوم کے حالات وسوانح پر ایک مختصر مقالہ بھی شریکِ اشاعت ہے۔

اسی مہینہ کا ایک ادبی حادثہ مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی کی وفات ہے۔ مرزا صاحب مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے شاگرد تھے لیکن حق یہ ہے زبان کی شگفتگی، اندازِ بیان کی دلکشی اور عبارت کی چستی وحلاوت میں شاگرد استاد سے سبقت لے گیا تھا اب ملک میں جس قسم کے ادیب پیدا ہو رہے ہیں اس کے پیشِ نظر توقع نہیں کہ کوئی آئندہ "دلی کا آخری مشاعرہ" یا "پھول والوں کی سیر" کی پرانی